4مارچ1963

ازعدالت عظمیٰ

ہری نارائن

بنام

بدری داس

(پی۔بی۔گجیندرگڈکر،ایم۔ہدایت اللہ،اور جے۔سی۔شاہ جسٹسز۔)

سپریم کورٹ پریکٹس—سپریم کورٹ کی طرف سے پہلے دی گئی خصوصی اجازت کی منسوخی—خصوصی اجازتکی درخواست میں غلط، جھوٹے اور گمراہ کن بیانات کا اثر۔

مدعاعلیہ نے اپیل کنندہ کو نکالنے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔اس مقدمے کو ٹرائل کورٹ نے خارج کر دیا تھا۔مدعاعلیہ نے ایڈیشنل سیشن جج، جے پور شہر کی عدالت میں اپیل دائر کی۔اپیل قبول کرلی گئی اور مدعاعلیہ کے اخراج کے دعوے کی اجازت دے دی گئی۔اپیل کنندہ نے راجستھان ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی، لیکن اسے مسترد کر دیا گیا۔ہائی کورٹ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے فٹنس کا سرٹیفکیٹ دینے سے بھی انکار کر دیا۔اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت کے لیے درخواست دائر کی اور اس کی اجازت دی گئی۔

مدعاعلیہ نے اس عدالت میں ایک درخواست دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ اپیل کنندہ کو دی گئی خصوصی اجازت کو اس بنیاد پر منسوخ کیا جائے کہ اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کی درخواست میں غلط، اور گمراہ کن بیانات دیے ہیں۔اس عدالت نے یہ بھی پایا کہ اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کی درخواست میں کچھ مکمل طور پر جھوٹے بیانات دیے تھے۔

مانا گیا کہ اپیل کنندہ کو دی گئی خصوصی اجازت کو منسوخ کیا جانا چاہیے اور اپیل کو مسترد کر دیا جانا چاہیے۔یہ مشاہدہ کیا گیا کہ یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ مادی بیانات دینے اور خصوصی اجازت کے لیے درخواستوں میں بنیاد پیش کرنے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کوئی بھی ایسا بیان نہ دیا جائے جو غلط، جھوٹا اور گمراہ کن ہو۔خصوصی اجازت کی درخواستوں سے نمٹنے میں، یہ عدالت درخواستوں میں موجود حقائق اور حقائق کے بیانات کو ان کی اصل قیمت پر لیتی ہے اور ایسے بیانات دے کر اس عدالت کے اعتماد کو دھوکہ دینا غیر منصفانہ ہوگا جو جھوٹے اور گمراہ کن ہوں۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1963: کی سول اپیل نمبر 14۔

1961 کے سول ریگولر ایس اے نمبر 223 میں راجستھان ہائی کورٹ کے 30 جولائی 1962 کے فیصلے اور فرمان سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایم سی سیتلواد، ایس ٹی دیسی اور نونیت لال۔

جواب دہندہ کی طرف سے جی ایس پاٹھک اور ایس این اینڈ لی۔

.1963 4 مارچ۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

گجیندر گڈکر۔ جے— ان نکات کی خوبیوں سے نمٹنا ضروری نہیں ہے جو اپیل کنندہ اس اپیل میں ہمارے سامنے اٹھانا چاہتا تھا، کیونکہ ہم مطمئن ہیں کہ مدعا علیہ کی یہ استدعا کہ اپیل کنندہ کو دی گئی خصوصی اجازت کو منسوخ کر دیا جائے، اچھی طرح سے قائم ہے۔ اپیل کنندہ مقدمے کے احاطے کا کرایہ دار ہے جو مدعا علیہ کی ملکیت ہے۔ یہ احاطے مدعا علیہ کے ذریعے اپیل گزار کو 8 دسمبر 1953 کو کرائے کے نوٹ کے تحت دیے گئے تھے۔ اپیل کنندہ کو مذکورہ احاطے کو اپنی آئل مل کے لیے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ لیز کی شرائط میں یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ کو ہر ماہ طے شدہ کرایہ ادا کرے اور تین ماہ کے لیے ڈیفالٹ ہونے کی صورت میں، مدعا علیہ مقررہ مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اپیل کنندہ کو بے دخل کرنے کا حقدار تھا جو کہ پانچ سال تھی، اور اس صورت میں وہ بقیہ مدت کے لیے کرایہ کا دعوی کرنے کا بھی حقدار تھا۔

2 مئی 1959 کو مدعا علیہ نے مشرقی جے پور شہر کے منسیف کی عدالت میں اپیل کنندہ پر خارج کرنے کا مقدمہ دائر کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انہیں اپیل کنندہ سے 31 اکتوبر 1957 تک کرایہ موصول ہوا تھا اور اس کے بعد اپیل کنندہ نے بار بار مطالبات کے باوجود کرایہ کی ادائیگی میں غلطی کی تھی، اور یہ کہ مقدمے کی تاریخ پر بھی وہ کرایہ کے بقایا تھے اور معاہدے کے مطابق ہاؤس ٹیکس ادا کرنے میں ناکام رہے تھے۔ ان کا مقدمہ یہ تھا کہ اپیل کنندہ کی کرایہ داری یکم دسمبر 1958 کو وقت کے ساتھ ختم ہو گئی تھی، لیکن اپیل کنندہ اس کے باوجود مدعا علیہ کو احاطے کا قبضہ فراہم کرنے میں ناکام رہا۔ تاہم، اس نے یکم نومبر 1957 سے 30 نومبر 1958 تک کی مدت کو پورا کرنے کے لیے 1053 روپے کی ایک یکمشت رقم جمع کرنے کا ارادہ کیا جو اس کی واجب الادا تھی۔ مدعا علیہ نے استدعا کی کہ اپیل گزار نے 18 ماہ کی مدت کے دوران دو ماہ کے کرایے کی ادائیگی میں تین سے زیادہ ڈیفالٹ کیے ہیں اور یہ کہ مقدمے کی تاریخ پر بھی 5 ماہ اور 2 دن کا کرایہ یا بہت زیادہ منافع ابھی ادا کرنا باقی ہے۔ یہ وہ بنیاد ہے جس پر مدعا علیہ کی طرف سے اپیل کنندہ کے خلاف خارج کرنے کے حکم نامے کا دعوی کیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے دعوے کی تردید کی اور الزام لگایا کہ مدعا علیہ راجستھان احاطے (کرایہ اور بے دخلی پر قابو) ایکٹ، 1950 (1950 کا ایکٹ XVII) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 13(1)(اے) کی دفعات کی بنیاد پر اس کے خلاف بے دخلی کا دعوی کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ اس نے یہ بھی استدعا کی کہ اس حقیقت کی بنا پر کہ مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کی طرف سے ادا کردہ کرایہ قبول کرلیا ہے، اس نے اسے بے دخل کرنے کا اپنا حق معاف کر دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اس نے اس بات سے انکار کیا کہ کوئی غلطی ہوئی ہے، اور جواب دہندہ کی اس کے اخراج کے لیے دعا کی مزاحمت کی۔ ٹرائل کورٹ میں مقدمے کی پہلی سماعت کی تاریخ پر، اپیل کنندہ نے مذکورہ تاریخ تک واجب الادا کرایہ کی وجہ سے 648 روپے جمع کرائے اور مذکورہ ادائیگی مدعا علیہ نے بغیر کسی تعصب کے قبول کرلی۔

ان استدعاوں پر، اسکر ینڈ ٹرائل جج نے چار مسائل وضع کیے، بنیادی مسئلہ یہ تھا کہ آیا اپیل کنندہ نے کرایہ کی ادائیگی میں 18 ماہ کی مدت کے اندر دو ماہ کے تین ڈیفالٹ کیے تھے؟ مذکورہ معاملے کے ساتھ ساتھ اس کے ذریعے بنائے گئے دیگر مسائل پر ٹرائل کورٹ کا فیصلہ اپیل گزار کے حق میں تھا۔ نتیجے میں مدعا علیہ کا مقدمہ خارج کر دیا گیا۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے ایڈیشنل سیشن جج، جے پور شہر کی عدالت میں اپیل کو ترجیح دی۔ اپیلٹ کورٹ نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ کی طرف سے ثابت کردہ حقائق پر، تین ڈیفالٹ اپیل کنندہ کی طرف سے کیے گئے تھے، اور اس لیے، وہ خارج کرنے کے حکم نامے کا حقدار تھا۔ ان نتائج پر، ٹرائل کورٹ کی طرف سے منظور کردہ فرمان کو کالعدم قرار دے دیا گیا اور مدعا علیہ کے اخراج کے دعوے کی اجازت دے دی گئی۔

اپیل کنندہ نے راجستھان ہائی کورٹ کے سامنے دوسری اپیل کو ترجیح دے کر اس فیصلے کو چیلنج کیا۔ اس اپیل کی سماعت مذکورہ ہائی کورٹ کے ایک فاضل واحد جج نے کی اور اسے مسترد کر دیا گیا۔ لیٹرز پیٹنٹ کے تحت اپیل کو ترجیح دینے کی اجازت کے لیے اپیل کنندہ کی درخواست کو فاضل جج نے مسترد کر دیا۔ یہ دوسری اپیل میں فاضل واحد جج کے فیصلے کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے درخواست دی اور خصوصی اجازت حاصل کی۔

اپیل کنندہ اس عدالت کے سامنے جس اہم نکتے پر زور دینا چاہتا تھا وہ دفعہ 13(4) کے ساتھ پڑھے گئے ایکٹ کے دفعہ 13(1)(اے) کی تعمیر کے حوالے سے تھا، لیکن جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں، ہم اس نکتے کی خوبیوں سے نمٹنے کے مرحلے تک نہیں پہنچ پاتے ہیں، کیونکہ ہم مطمئن ہیں کہ اپیل کنندہ کی طرف سے خصوصی اجازت کی درخواست میں دیے گئے مادی بیانات غلط اور گمراہ کن ہیں، اور مدعا علیہ یہ دعوی کرنے کا حقدار ہے کہ اپیل کنندہ نے اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کی ہوگی جس کی وجہ سے وہ خصوصی اجازت کی درخواست میں موجود حقائق کی غلط نمائندگی کرتا ہے۔ مذکورہ عرضی میں اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کی چھ بنیادیں لی ہیں۔ آخری بنیاد یہ ہے کہ مدعا علیہ نے 2 دسمبر 1958 سے مبینہ عدم ادائیگی اور کرایہ کی ادائیگی نہ کرنے کی بنیاد پر ٹرائل کورٹ میں بے دخلی کا دعوی کیا تھا، لیکن فرسٹ اپیلیٹ کورٹ اور ہائی

کورٹ نے 2 دسمبر 1958 سے پہلے مبینہ ڈیفالٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے زمیندار کے لیے ایک نیا مقدمہ قائم کیا اور خود زمیندار نے اس پر بھروسہ نہیں کیا۔ یہ بنیاد غالباً اس بنیادی دلیل کی حمایت میں لی گئی تھی کہ ہائی کورٹ نے ایکٹ کی دفعہ 13(1)(اے) کی دفعات کی صحیح تشریح نہیں کی تھی۔ مدعا علیہ کا دعوی ہے کہ یہ حقیقی حیثیت کا مکمل غلط بیان ہے اور اپنی دلیل کی حمایت میں اس نے ہمیں شکایت کے پیراگراف 3 میں بھیجا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ سے یکم نومبر 1957 سے 30 نومبر 1958 کے درمیان کی مدت کے لیے واجب الادا کرایہ، جو ڈیفالٹ میں گر گیا تھا، اس نے 2 دسمبر 1958 کو چیک کے ذریعے جمع کرایا تھا۔ شکایت کے پیراگراف 3 میں خاص طور پر ان ڈیفالٹس کا حوالہ دیا گیا ہے اور درحقیقت، مدعا علیہ کا مقدمہ قائم کرنے کے مقصد سے مذکورہ ڈیفالٹس کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ نے 18 ماہ کی مدت کے دوران دو ماہ کے کرایے کی ادائیگی میں تین سے زیادہ ڈیفالٹس کیے تھے۔ لہذا، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خصوصی اجازت کے لیے اپیل کنندہ کی درخواست کی آخری بنیاد پر دیا گیا غیر واضح اور واضح بیان مکمل طور پر غلط ہے۔

اسی طرح، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خصوصی اجازت کی درخواست میں لی گئی ایک اور بنیاد میں، اپیل کنندہ نے بھی اتنا ہی غلط بیان دیا ہے۔ اس بنیاد پر اپیل کنندہ نے نمائندگی کی کہ مدعا علیہ کو اس کی طرف سے واجب الادا کرایہ کی ادائیگی کی وجہ سے وہ ایک قانونی کرایہ دار بن گیا تھا اور "تسلیم شدہ طور پر یکم دسمبر 1958 کے بعد کوئی ڈیفالٹ نہیں کیا تھا"۔ اس بیان کو درخواست کے پیراگراف 6 میں موجود مادی بیانات کے ساتھ اور اس کی روشنی میں پڑھا جانا چاہیے جہاں اپیل کنندہ نے کہا ہے کہ اس نے پہلی سماعت پر 648 روپے جمع کرائے ہیں۔ اس تاریخ تک واجب الادا کرایہ کی وجہ سے اور مدعا علیہ نے اسے قبول کر لیا۔ یہ دونوں بیانات اس مادی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ عدالت میں جمع کی گئی رقم کو مدعا علیہ نے بغیر کسی تعصب کے قبول کیا تھا، اور اس لیے اس بنیاد پر بیان کہ اپیل کنندہ نے یکم دسمبر 1958 کے بعد تسلیم شدہ طور پر کوئی ڈیفالٹ نہیں کیا، اتنا ہی غلط ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے مسٹر پاٹھک زور دیتے ہیں کہ خصوصی اجازت کی درخواست میں موجود ان سنگین غلط بیانی کے پیش نظر، ان کے مؤکل کو یہ فرض کرنا جائز ہے کہ ان غلط بیانی کے زور پر اپیل کنندہ کو ان کی طرف سے کیے گئے معاہدوں کے نتیجے میں خصوصی اجازت دی گئی ہوگی، اور اس لیے، انہوں نے اپنی درخواست پر زور دیا ہے کہ اپیل کنندہ کو دی گئی خصوصی اجازت کو منسوخ کر دیا جائے۔

دوسری طرف، مسٹر سیتلواد نے دعوی کیا کہ وہ اس وقت پیش ہوئے تھے جب خصوصی چھٹی دی گئی تھی اور اپنی بہترین یاد کے مطابق انہوں نے ان بنیادوں کا حوالہ نہیں دیا تھا، بلکہ صرف اس دلیل پر زور دیا تھا کہ ہائی کورٹ نے ایکٹ کی دفعہ 13(1)(اے) کو غلط سمجھا تھا۔ ہمیں مسٹر سیتلواد کے بیان کو قبول کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے؛ لیکن، ہماری رائے میں، مدعا علیہ کی اس درخواست سے نمٹتے ہوئے کہ اپیل کنندہ کو دی گئی خصوصی اجازت کو منسوخ کر دیا جانا چاہیے، عدالت کے سامنے جو حقیقت میں درخواست کی گئی تھی وہ معاملے کا فیصلہ کن نہیں ہو سکتی اور نہ ہی بہت مادی بھی ہو سکتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ موجودہ معاملے میں 26 ستمبر 1962 کو خصوصی چھٹی دی گئی تھی اور مسٹر سیتلواد کے لیے یہ یاد رکھنا ممکن ہے کہ جب خصوصی اجازت دی گئی تھی تو انہوں نے عدالت کے سامنے کیا دلیل دی تھی۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اپیل خصوصی اجازت دیے

جانے کے طویل عرصے بعد سماعت کے لیے آسکتی ہے، کہ داخلے کے مرحلے پر پیش ہونے والا وکیل حتمی سماعت کے مرحلے جیسا نہیں ہوسکتا، اور جس بینچ نے خصوصی چھٹی دی ہو وہ لازمی طور پر آخری مرحلے میں اپیل پر غور نہیں کرسکتا۔ لہذا، یہ مدعا علیہ کی اس دلیل کا کوئی جواب نہیں ہے کہ اگرچہ خصوصی اجازت کی درخواست میں مادی بیانات کافی حد تک غلط ہوسکتے ہیں، اگرچہ مکمل طور پر غلط نہیں ہیں، ان بیانات نے خصوصی اجازت دینے میں عدالت کو متاثر نہیں کیا ہوگا۔ مسٹر سیتلواد نے ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف بھی مبذول کرائی ہے کہ متنازعہ بیانات اور بنیاد ہائی کورٹ کے سامنے اپیل میں کیے گئے دعووں سے کافی حد تک نقل کیے گئے ہیں۔ ایسا ہوسکتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ دو اہم بیانات جو اگر سچ ہیں، تو ہائی کورٹ کی طرف سے اس سیکشن پر رکھی گئی تعمیر پر بھی دفعہ 13(1)(اے) کے تحفظ کی درخواست کرنے میں اپیل گزار کے لیے کافی مددگار ثابت ہوسکتے ہیں، جھوٹے پائے جاتے ہیں، اور یہ، ہماری رائے میں، عرضی میں ہی ایک بہت سنگین کمزوری ہے۔ یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ مادی بیانات دینے اور خصوصی اجازت کے لیے درخواستوں میں بنیاد پیش کرنے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کوئی بھی ایسا بیان نہ دیا جائے جو غلط، غلط یا گمراہ کن ہو۔ خصوصی اجازت کی درخواستوں سے نمٹنے میں، عدالت فطری طور پر درخواستوں میں موجود حقائق اور حقائق کے بیانات کو ان کی اصل قیمت پر لیتی ہے اور ایسے بیانات دے کر عدالت کے اعتماد کو دھوکہ دینا غیر منصفانہ ہوگا جو جھوٹے اور گمراہ کن ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ موجودہ معاملے میں اپیل کنندہ کو دی گئی خصوصی اجازت کو منسوخ کیا جانا چاہیے۔ اس کے مطابق، خصوصی اجازت منسوخ کر دی جاتی ہے اور اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ مدعا علیہ کے اخراجات ادا کرے گا۔

مسٹر سیتلواد نے ہم سے درخواست کی کہ اپیل کنندہ کو احاطہ خالی کرنے کے لیے کچھ وقت دیں۔ انہوں نے ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی کہ اپیل کنندہ نے آئل مل کی مشینری کے قیام میں بڑی رقم خرچ کی ہے جسے وہ زیر بحث احاطے میں چلا رہا ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے مسٹر اینڈلی نے منصفانہ طور پر تسلیم کیا ہے کہ اس شرط پر کہ اپیل کنندہ غیر مشروط طور پر اس فیصلے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر مدعا علیہ کو احاطے کا قبضہ فراہم کرنے کا عہد کرتا ہے، وہ بے دخلی کے حکم نامے پر عمل درآمد نہیں کرے گا۔ مسٹر سیتلواد نے اپیل کنندہ کی جانب سے مسٹر اینڈلی کی تجویز کے مطابق ایک غیر مشروط عہد نامہ پیش کیا۔ ہم اس کے مطابق ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل کنندہ کے عہد نامے پر، مدعا علیہ کو آج سے چھ ماہ تک فرمان پر عمل درآمد نہیں کرنا چاہیے۔

خصوصی اجازت منسوخ کر دی گئی۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document